

امام حسین علیہ السلام کی زیارت

<?xml encoding="UTF-8">

محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

”مُرُوا شَيْعَتَنَا بِزِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِنَّ إِيَّتَاهُ مُفْتَرَضٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ يُقَرُّ لِلْحُسَيْنِ بِالْإِمَامَةِ مِنْ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ“ [1]

”ہمارے شیعوں کو زیارت قبر حسین علیہ السلام کی طرف حکم دو کیونکہ آپ کی زیارت ہر اس مومن پر واجب ہے جو خدا کی طرف سے آپ کی امامت کا اقرار کرتا ہے۔“

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ لِلَّهِ وَفَى اللَّهَ، اُعْتَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ، وَأَمَنَهُ يَوْمَ الْفَرَجِ الْأَكْبَرِ، وَلَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أُعْطَاهُ“ [2]

”جو شخص امام حسین علیہ السلام کی خوشنودی خدا کے لئے اور فی سبیل اللہ زیارت کرے تو خداوندعالم اس کو آتش جہنم سے نجات عطا کرے گا اور قیامت کے دن اس کو امان دے گا، اور خداوندعالم سے دنیا و آخرت کی کوئی حاجت طلب نہیں کرے گا مگر یہ کہ خداوندعالم اس کی حاجت پوری کر دے گا۔“

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”مَنْ لَمْ يَأْتِ قَبْرَ الْحُسَيْنِ حَتَّى يَمُوتَ، كَانَ مُنْتَقَصَ الدِّينِ، مُنْتَقَصَ الْإِيمَانِ، وَإِنْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ كَانَ دُونَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ“ [3]

”جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے نہ جائے یہاں تک کہ مرجائے تو ایسا شخص دین و ایمان کے لحاظ سے ناقص ہے، اور اگر جنت میں داخل ہو جائے تو اس کا درجہ تمام اہل ایمان سے کم ہے۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

”مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ بِسَطِّ الْفَرَاتِ، كَانَ كَمَنْ زَارَ اللَّهَ فَوْقَ عَرْشِهِ“ [4]

”جو شخص کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اس شخص کے مانند ہے کہ جس نے فراز عرش پر خدا کی زیارت کی ہو!“

امام حسین علیہ السلام کے زائروں کی عظمت ابو الحسن جمال الدین علی بن عبد العزیز موصولی حلی بزرگ ادیب، اہل بیت علیہم السلام کے مداح، ممتاز شاعر اور ایک فاضل انسان تھے کہ جو شہر حله میں زندگی بسر کیا کرتے تھے، ان کا انتقال ۷۵۰ھ میں شہر حله میں ہوا اور آپ کا مزار شہر حله کی مشہور و معروف زیارتگاہ ہے۔

موصوف (جیسا کہ قاضی نور اللہ شوشتری نے کتاب ”المجالس“ میں اور زنوزی نے کتاب ”ریاض الجنة“ میں بیان کیا ہے) ناصبی ماں باپ سے پیدا ہوئے، ان کی والدہ نے نذر کی تھی کہ اگر ان کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس کو (حضرت امام) حسین (علیہ السلام) کے زائروں کی ڈاکا زنی اور غارت گری کے لئے تربیت کروں گی، تاکہ زائروں کو غارت کرے اور ان کو قتل کر دے!

جب موصوف کی پیدائش ہوئی اور عنفوان شباب میں قدم رکھا تو اپنے نذر پوری کرنے کے لئے زائروں کے راستہ پر

بھیجا اور وہ جب کربلا کے نزدیک مسیب کے علاقے میں پہنچے ایک جگہ ان کو نیند آگئی اور خواب میں دیکھا کہ زائروں کا ایک قافلہ راستہ سے گزر رہا ہے اور زائروں کے قافلے کی گرد و غبار اس کے چہرے پر آرہی ہے، اسی موقع پر انہوں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہوگئی ہے، حکم ہوا کہ اس کو دوزخ میں ڈال دو، لیکن اس پاک گرد و غبار کی وجہ سے آگ اس کے چہرے تک نہیں پہنچ رہی ہے، اسی موقع پر ان کی آنکھ کھل گئی درحالیکہ اپنے بُری نیت سے گھبرائے ہوئے تھے۔

اس کے بعد سے موصوف اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کے شیدائی بن گئے اور ایک طولانی مدت تک کربلا میں مقیم اور حائر حضرت امام حسین علیہ السلام میں مقیم رہے اور اس وقت سے اہل بیت علیہم السلام کی مدح سرائی میں مشغول رہے، اور ایک نورانی رباعی کے ذریعہ اپنی مدح سرائی کا آغاز کیا:

إِذَا شِئْتَ التَّجَاةَ فَرَزْ حُسَيْنًا
لَكِنِّي تَلَفْتُ إِلَّا لَهُ قَرِيرَ عَيْنٍ

فَإِنَّ النَّارَ لَيْسَ تَمُشُّ جِسْمًا عَلَيْهِ غُبَارُ زَوَّارِ الْحُسَيْنِ. [5]

سلیمان اعمش کا عجیب واقعہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ امام حسین علیہ السلام کی کرامت و مہربانی کا ایک عجیب واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے شیعہ علماء کی تالیفات میں دیکھا کہ سلیمان اعمش کہتے ہیں کہ: میں کوفہ میں رہتا تھا میرا ایک پڑوسی تھا اور میں اس کے پاس آمد و رفت اور نشست و برخاست کیا کرتا تھا، ایک شب جمعہ اس کے پاس گیا اور اس سے کہا: امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے سلسلے میں تمہارا کیا نظریہ ہے؟ اس نے کہا: بدعت اور شرعی قوانین کے خلاف ہے اور بدعت گمراہی ہے اور جو شخص بھی گمراہی اور ضلالت میں مبتلا ہو وہ دوزخی ہے!!

سلیمان نے کہا: حالانکہ میرا پورا وجود غصے سے بھر چکا تھا اس کے پاس سے اٹھا اور اپنے دل میں کھاکہ: سحر کے وقت اس کے پاس جاؤں گا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے فضائل و مناقب بیان کروں گا، اگر اپنی دشمنی اور جاہلانہ تعصب پر اصرار اور ہٹ دھرمی کی تو اس کو قتل کردوں گا۔

چنانچہ جب سحر کا وقت ہوا تو میں اس کے پاس جانے کے لئے روانہ ہوا، اور اس کے گھر پر دق الباب کیا اور اس کا نام لے کر آواز دی، اچانک اس کی بیوی نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ رات کے پہلے حصہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے کربلا گیا ہے، چنانچہ میں بھی اس کے پیچھے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے روانہ ہوگیا۔

جب میں روضہ مقدس میں وارد ہوا تو میں نے اپنے اس پڑوسی کو دیکھا جو سجدہ کے عالم میں خدا سے رو روکر مناجات اور توبہ کی درخواست کر رہا ہے۔

ایک طولانی مدت کے بعد اس نے سجدہ سے سر اٹھایا اور اس نے مجھے اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھا، میں نے اس سے کہا: تم کل رات یہ کہہ رہے تھے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہ آتش جہنم میں ہے، لیکن آج تم کیسے حضرت امام حسین علیہ السلام کے روضہ پر آگئے ہو اور زیارت کر رہے ہو؟

اس نے کہا: اے سلیمان! مجھے ملامت نہ کرو! میں پہلے اہل بیت علیہم السلام کی ولایت و امامت کا قائل

نہیں تھا یہاں تک کہ کل رات تک میں نے ایک خواب دیکھا جس کی وجہ سے میں حیرت و تعجب میں پڑ گیا اور خوف و وحشت میں مبتلا ہو گیا۔

میں نے اس سے کہا کہ: تم نے کیا خواب دیکھا ہے؟ اس نے کہا: ایک بلند مرتبہ اور با عظمت انسان کو دیکھا کہ جس کا قد درمیانی تھا نہ زیادہ بلند تھا اور نہ پست قد، اس کے جمال و ہیبت اور ارزش و کمال کی توصیف بیان کرنے سے عاجز ہوں، ان کے اردگرد بہت سے لوگ تھے اور تیزی کے ساتھ روانہ تھے ان کے آگے آگے ایک سوار تھا کہ جن کے سر پر ایک تاج تھا اس تاج کے چار رکن تھے اور ہر رکن پر ایک گوہر لگا ہوا تھا جس کی تینوں سمت چمک رہیں تھیں۔

میں نے ان بزرگوار کے خادموں میں سے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ محمد مصطفیٰ (ص) ہیں! میں نے سوال کیا: یہ دوسرے کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ علی مرتضیٰ جانشین رسول اللہ ہیں! اس کے بعد میں نے اس نورانی فضا پر نظر ڈالی کہ اچانک ایک نور کا ناقہ دیکھا کہ جس پر نور کا کجاوہ تھا اور اس میں دو خواتین بیٹھی ہوئی تھیں اور وہ ناقہ آسمان و زمین کے درمیان پرواز کر رہا تھا! میں نے کہا: یہ ناقہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ جناب خدیجہ کبریٰ اور فاطمہ زہرا علیہما السلام ہیں، مینے کہا: یہ جوان کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ حسین بن علی (علیہ السلام) ہیں، میں نے کہا: یہ گروہ کہاں جا رہا ہے؟ ان سب نے کہا: یہ قافلہ مقتول جفا، شہید کربلا حسین بن علی مرتضیٰ کی زیارت کے لئے جا رہا ہے۔

چنانچہ میں اس ناقہ کی طرف گیا جس میں جناب فاطمہ زہرا تشریف رکھتی تھیں کہ اچانک میں نے ایک لکھا ہوا نامہ دیکھا کہ آسمان سے زمین کی طرف آرہا ہے! میں نے سوال کیا یہ نامہ کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ وہ نامہ ہے کہ شب جمعہ زیارت امام حسین علیہ السلام کرنے والوں کے لئے آتش جہنم سے امان لکھی ہوئی ہے۔ میں نے اس امان نامہ کی درخواست کی، مجھ سے کہا گیا: مگر تم یہ نہیں کہتے کہ زیارت حسین بدعت ہے؟! یہ امان نامہ تم کو نہیں مل سکتا، مگر یہ کہ امام حسین (علیہ السلام) کی زیارت کرو اور ان کے فضل و شرف پر عقیدہ رکھو!

خوف و وحشت کے عالم میں خواب سے چونکا، اور اسی وقت اپنے مولا و آقا امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کیا، اور اب خدا کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کر رہا ہوں اور خدا کی قسم اے سلیمان! ان کی قبر سے جدا نہیں ہوں گا یہاں تک کہ میری روح میرے بدن سے پرواز کر جائے [6]!!

حاج علی بغدادی، مفاتیح الجنان [7] میں محدث قمی کی نقل کی بنا پر حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی ملاقات کے وقت امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا اعمش کا واقعہ صحیح ہے؟ تو امام زمانہ (عج) نے فرمایا: جی ہاں، صحیح اور کامل ہے۔

[1] کامل الزیارات، ص ۱۲۱؛ جامع الاخبار، ص ۲۳، فصل نمبر ۱۱؛ بحار الانوار، ج ۹۸، ص ۳، باب ۱، حدیث ۸۔

[2] کامل الزیارات، ص ۱۴۵، باب ۵۷، حدیث ۷؛ بحار الانوار، ج ۹۸، ص ۲۰، باب ۳، حدیث ۹۔

[3] کامل الزیارات، ص ۱۹۳، باب ۷۸، حدیث ۲؛ کتاب المزار، ص ۵۶، باب ۲۶، حدیث ۲؛ بحار الانوار، ج ۹۸، ص ۴، باب ۱، حدیث ۱۴۔

[4] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال، ص ۸۵؛ مستدرک الوسائل، ج ۱۹، ص ۲۵۰، باب ۲۶، حدیث ۱۱۹۴۸۔

[5] ”اگر کوئی روز قیامت کی نجات چاہتا ہے تو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے، تاکہ خدا کی بارگاہ میں خوشنود حاضر ہو، بے شک جہنم کی آگ اس جسم تک نہیں پہنچ سکتی کہ جس پر زائرین حسین (علیہ

السلام) کی گرد و غبار ہو۔“ الغدير، ج 6، ص ۱۲.

[6] بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۴۰۱، باب ۵۰، حدیث ۱۲؛ مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۹۵، باب ۴۲، حدیث ۱۲۰۴۶؛ منتخب طریحی، ص ۱۹۵.

[7] مفاتیح الجنان، ص ۸۰۱.